Analysis on Muslim Family Law Ordinance 1961

مسلم فیملی لاء آرڈیننس بہت اہم اور متنازعہ قانون ہے۔اس کا تاریخی جائزہ لینا یہاں اس لیئے ضروری ہے کہ اس میں ترامیم کرنا مقصود ہو تو اس قانون کے بارے میں آگاہی ہونا لازمی ہے۔۱۹۵۵ میں محمد علی بوگرہ نے، جو کہ بعد میں وزیرِ اعظم رہے، اپنی پہلی بیوی کی اجازت اور علم میں لائے بغیر اپنی سیکرٹری سے دوسری شادی کر لی۔ ان کی پہلی بیوی جو کہ اس وقت APWA کی رکن بھی تھیں، نے اس تنظیم کے ذریعے پورے ملک میں ایک تحریک کا آغاز کر دیا لہذا ۴ اگست ۱۹۵۵ کو پاکستان کی حکومت نے ایک سات رکنی کمیشن مقرر کیا جسے خواتین کے حقوق، شادی، طلاق اور عائلی قوانین سے متعلق سفارشات اور رپورٹ مرتب کرنا تھی تا کہ ملک میں شریعت محمدی کے تحت عائلی قوانین تشکیل دیئے جا سکیں۔

یہ سات رکنی کمیشن ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین (صدرِ کمیشن)، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحاکم، مولانا احتشام الحق تھانوی، مسٹر عنایت الرحمٰن، بیگم شاہنواز، بیگم انوار جی احمد اور بیگم شمس النہار محمود پر مشتمل تھا۔اس کمیشن کے صدر کی وفات کے بعد سابق چیف جسٹس آف پاکستان میاں عبدالرشید، ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ کو اس کمیشن کے صدر مقرر ہوئے۔کمیشن نے ۲۰ جون ۱۹۵۶ کو اپنی رپورٹ شائع کی اور مولانا تھانوی کا اختلافی نوٹ ۳۰ اگست ۱۹۵۶ کو شائع کیا گیا۔علماء کی جانب سے کمیشن میں شامل افراد اور اسکی شائع کردہ رپورٹ کی بہت مخالفت کی گئی۔

اس کمیشن نے بہت سی سفارشات کیں جن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ایک وقت میں دی گئی تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق شمار کیا جائے اور اس میں مزید دو طلاقیں دینے کی گنجائش رکھی جائے۔قرآن میں موجود طریقے سے یعنی ۳ طہر میں طلاق دینے کو رائج کیا جائے۔لیکن اس رپورٹ کی بے حد مخالفت کی وجہ سے آرڈیننس کے بنانے والے افراد نے طلاق دینے کے طریقے کو مکمل طور سے نظر انداز کرتے ہوئے صرف اس بات پر توجہ دی کہ طلاق اور نکاح کی رجسٹریشن کو ممکن بنایا جائے۔

آئین میں اٹھارویں ترمیم سے قبل اس حوالے سے قانون بنانے اور اس میں ترمیم کرنے کا اختیار مشترکہ قانون سازی کی لسٹ میں شامل تھا جس کے تحت وفاقی اور صوبائی دونوں سطح پر اس قانون میں ترمیم کی جا سکتی تھی لیکن اٹھارویں ترمیم کے بعد اس حوالے سے قانون سازی کا مکمل اختیار اب صوبوں کو حاصل ہے لہذا صوبے اپنی اسمبلیوں میں اس قانون کو من وعن یا ترمیم کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔اگر صوبے نے ترمیم نہ کی ہو تو وفاقی قانون ہی نافذ العمل ہوگا۔اس لحاظ سے پنجاب اسمبلی کا ترمیم شدہ قانون بھی آپ کو ارسال کیا جا رہا ہے۔

اس آرڈیننس میں بہت سے ترمیم طلب نکات موجود ہیں لہذا مندرجہ ذیل میں اس آرڈیننس کی ہر دفعہ کا تجزیاتی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

سیکشن ۱:

مذکورہ سیکشن اس آرڈیننس کے نام اور اس کے نافذ ہونے سے متعلق ہے کہ یہ پورے پاکستان میں رہنے والے مسلمانوں پر نافذ ہوگا

سیکشن ۲:

مذکورہ سیکشن میں تعریفات بیان کی گئی ہیں۔

سیکشن ۳:

اس سیکشن کے تحت اس آرڈیننس کے مندرجات نافذالعمل ہونگے بلالحاظ اس کے کہ رائج الوقت قوانین میں کچھ بھی موجود ہو۔مزید یہ کہ قانونِ ثالثی ۱۹۴۰، قانونِ ضابطۂ دیوانی ۱۹۰۸ اور دیگر کسی بھی نافذالوقت عدالتی ضابطۂ قانون کا اطلاق اس آرڈیننس پر نہیں ہوگا۔

تجویز: ہمارے خیال میں ثالثی کمیٹی کو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہونا چاہیئے۔

یونین کونسل کا چیئرمین خصوصی طور پر ایسی شکایات کو سننے کے لیئے ایک مصالحتی کمیٹی تشکیل دے گا جو کہ ان افراد پر مشتمل ہوگی:

۱۔ایک ریٹائرڈ جج جو کہ اس کمیٹی کا صدر ہوگا یا ہوگی۔

۲۔ایک سند یافتہ نفسیاتی ڈاکٹر جو ترجیحاً اس یونین کونسل کا رہائشی ہوگا

۳۔ایک مذہبی اسکالر

۴۔ایک ڈاکٹر

۵۔یونین کونسل کے دو متقی پرہیزگار افراد

۶۔فریقین کی جانب سے دو افراد

۷۔ ایک وکیل

یہ کمیٹی، قانونِ ثالثی ۱۹۴۰ کے تحت اپنی کاروائی چلائے گی۔

سیکشن ۴:

یہ سیکشن وراثت سے متعلق ہے کہ جس کے اگر کسی بیٹا یا بیٹی کا انتقال ہوجاتا ہے تو اس کی اولاد کو وراثت میں وہی حصہ دیا جائے گا جو کہ اگر وہ زندہ ہوتی یا ہوتا تو اس بیٹی یا بیٹے کو دیا جاتا۔

ول کا تبصرہ۔

ہمارے خیال میں اس سیکشن کو اس آرڈیننس میں نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسے قانونِ وراثت ۱۹۲۵ کا حصہ بنانا چاہیئے۔

سیکشن ۵:

اس سیکشن کے تحت اس بات کو ممکن بنایا گیا ہے کہ نکاح کی رجسٹریشن لازمی ہو۔اس مقصد کے لیئے یونین کونسل ایک یا زیادہ افراد کو لائسنس دے گی کی وہ نکاح کو رجسٹر کرے۔ اگر اس لائسنس یافتہ فرد کے علاوہ کوئی نکاح پڑھائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ یونین کونسل میں خود اس نکاح کو رجسٹرڈ کروائے۔اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ ۳ ماہ سزائے قید یا ایک ہزار جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔اسکے علاوہ جو شخص بھی کسی نکاح کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے یا نکاح نامہ کی کاپی حاصل کرنا چاہتا ہو، وہ مقرر کردہ طریقے اور فیس کی ادائیگی کے بعد حاصل کرسکتا ہے۔

تجویز:

اس سیکشن میں پنجاب اسمبلی کی طرح یہ ذیلی سیکشن بھی شامل کی جانی چاہیئے کہ نکاح نامہ کا فارم مکمل طور سے بھرنا نکاح خواں کی ذمہ داری ہے کہ کسی بھی کالم میں لائن ڈال کر cross نہ کیا جائے بلکہ پورا نکاح نامہ صحیح طور سے بھرا جائے۔ اس کے علاوہ ہم سمجھتے ہیں کہ نکاح وطلاق کی تمام رجسٹریشن کو نادرا کے ذریعے مرکزیت دی جائے اور نادرا کے پاس رجسٹریشن کروانا یونین کونسل کی ذمہ داری ہو نہ کہ فریقین کی۔ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب تمام ریکارڈ کو جدید تقاضوں کے تحت کمپیوٹرائزڈ کیا جائے تا کہ جب بھی کوئی شخص کسی نکاح خواں یا یونین کونسل کے پاس رجسٹریشن کے لیئے جائے تو ان کے پاس پہلے سے اس شخص کے بارے میں بنیادی معلومات موجود ہوں اور دوسری یا تیسری شادی کے خواہش مند افراد ثالثی کونسل کو اطلاع کرنے کا پابند ہوگا۔ مزید یہ کہ جو لوگ جھوٹ یا دھوکہ بازی سے کام لیتے ہیں ایسے افراد کی بھی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔ مزید یہ کہ نکاح نامہ حاصل کرنے کے لئے مناسب وجوہات بیان کرنے کا پابند ہوگا۔

سیکشن ۶:

اس سیکشن کے تحت تعداد ازدواج کو اجازت سے محدود کیا گیا ہے جو مرد بھی دوسری شادی کا خواہاں ہو اس پر لازم ہے کہ ثالثی کونسل میں ایک درخواست داخل کرے کہ جس میں دوسری شادی کرنے کی وجوہات درج ہوں۔

اس درخواست کے موصول ہونے پر کونسل کا چیئرمین پہلی بیوی یا بیویوں کے نامزد کردہ فرد کے ساتھ اس درخواست کا جائزہ لے گا اور اگر دوسری شادی کرنے کی درخواست ضروری، انصاف پر مبنی ثابت ہوئی تو اس شخص کو دوسری شادی کی اجازت دے دی جائے گی۔ جو فریق ثالثی کونسل کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو وہ طے شدہ فیس ادا کرنے کے بعد کلکٹر کے پاس Revision کی درخواست داخل کر سکتا ہے۔ کلکٹر کا فیصلہ آخری ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

ثالثی کونسل کی اجازت کے بغیر اگر کسی مرد نے دوسری شادی کی تو اس صورت میں اسے اپنی بیوی یا بیویوں کو فوری طور پر ان کا مہر ادا کرنا ہوگا اور اگر ادا نہ کیا تو یہ مہر اس کی شخص ملکیت میں موجود جائیداد سے وصول کیا جائے گا۔ اگر اسکے خلاف شکایت داخل کی جائے تو اس شخص کو زیادہ سے زیادہ ایک سال قید، یا ۵ ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

مشاہدہ:

پہلی بیوی سے اجازت لینا شوہر کے لیئے لازمی نہیں ہے لیکن پہلی بیوی کے ساتھ اچھے اخلاق اور نرمی کا رویہ رکھنا چاہیے۔ شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی دوسری شادی سے متعلق اپنی پہلی بیوی کو اعتماد میں لے، اور اس کے نان ونفقہ میں کسی طرح کی کوتاہی نا برتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی بیویوں سے بہترین سلوک کرتے ہیں

(ترمذی حدیث نمبر ۱۱۶۲)

مزید یہ کہ پہلی بیوی کے علم میں لائے بغیر دوسری شادی کرنا اسے دھوکا دینے کے مترادف ہوگا اور اسی طرح جس لڑکی سے دوسری شادی کی جائے اسے بھی اس بات کا علم ہونا لازمی ہے کہ مرد پہلے سے شادی شدہ ہے۔ اسکے علاوہ ریاست میں موجود ہر شخص کا Marital Status پتہ ہونا حکومت کے لیئے انتہائی ضروری ہے جو کہ صرف رجسٹریشن کے ذریعے ممکن ہے۔ بیویوں کے درمیان انصاف کرنا لازمی ہے اور شرعِ اسلامی کے تحت بیوی اپنے نان ونفقہ کے لیئے عدالت سے رجوع کر سکتی ہے۔ اس لیئے حکومت بھی یہ جانچنے کی حقدار ہے کہ آیا کوئی شخص دوسری شادی اور دوسری بیوی کا نان ونفقہ انصاف کے تحت ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ مستقبل میں ایسے معاملات عدالتوں میں نان ونفقہ ادا نہ کرنا، خلع اور طلاق جیسے مقدمات کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

تجویز۔

شوہر پر لازم ہو کہ وہ بذریعہ نوٹس اپنی دوسری شادی کی اطلاع ثالثی کونسل کو دے گا۔ جس میں پہلی بیوی کا نان نفقہ درج ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ دوسری شادی کی وجوہات بھی ثالثی کمیٹی کے علم میں لانا ہوگی۔ اس کے علاوہ کونسل پر لازم ہے کہ وہ یہ نوٹس پہلی بیوی کو فراہم کرے اور ساتھ ساتھ اس ریکارڈ کو نادرا کے آفس میں جمع کروائے، مرد کو شادی کے وقت نکاح نامہ کے ساتھ نوٹس کی کاپی منسلک کرنے پر پابند کیا جائے۔

سیکشن ۷: طلاق:

Muslim Family Law Ordinance1961 کے سیکشن ۷ کے سب سیکشن ۱ میں مرد کو طلاق دینے کے نوٹس کہ جلد از جلد union council میں جمع کرانے کا پابند کیا گیا ہے۔

تبصرہ:

ہمارے معاشرے میں عام طور پر طلاق دینے کا جو طریقہ کار رائج ہے اسے دیکھ کر نہیں لگتا کہ مرد حضرات کو اس شرعی مگر نا پسندیدہ عمل کو کر گزرنے کے شرعی طریقے سے کوئی آگہی رکھتے ہیں۔ جب مرد کو Union Council میں Notice دینے کے بعد مصالحت کیلئے بلایا جاتا ہے اور وہ حاضر نہ ہو تو Sec 7 اسے کہیں بھی زبردستی بلاتا ہوا نظر نہیں آتا اسکے لئے Sec 7 میں ترمیم کی گنجائش بنتی ہے کہ مرد کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی طلاق کو رجسٹرڈ کروائے ورنہ اُسے سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔ عام طور پر 2% بھی ایسا کوئی فیصلہ نہ دیکھنے میں آیا نہ سننے میں آیا کے کسی مرد کو طلاق رجسٹرڈ نہ کرانے پر عدالت میں کوئی کیس یا union council میں کوئی complain فائل کی گئی ہو اور Sub Sec 2 کے تحت کوئی سزا دی گئی ہو؟

Sub Sec 2 میں جو سزا دی گئی ہے اس پر آج تک کسی نے عمل نہیں کروایا اور کروائے تو کون اور کیسے کروائے؟ کیا مرد کی جانب سے طلاق دی گئی عورت خود کورٹ میں جا کر کورٹ سے Divorced Deed کا مطالبہ کرے اور طلاق کو رجسٹرڈ کرانے کی درخواست داخل کرے۔ اس صورت میں کورٹ مرد کو بلائے اور Sub Sec 2 کو مرد پر لاگو کرائے اور سزا سنائے صرف اسی صورت میں اس سنگین مسئلہ کو حل کرایا جا سکتا ہے۔

تجویز:

سیکشن ۷ میں طلاق کو رجسٹرڈ کرانے کے سیکشن کا اضافہ ہونا چاہیے۔
(تاکہ طلاق نامہ نا ملنے کی صورت میں جن سنگین مسائل سے عورت دوچار ہوتی ہے اور مجبور ہو کر خلع لیتی ہیں۔)

Sub Sec 5, Sec 7: کے تحت اگر کوئی عورت طلاق کے وقت حاملہ تھی تو طلاق effective ہونے کا وقت یا تو 90 دن کی تکمیل ہوگا۔ یا وضع حمل دونوں میں سے جو بھی بعد میں ختم ہو رہا ہو۔

تبصرہ:

اگر کسی عورت کے حمل کا پتا دوران عدت یعنی 90 دن کی مدت کے دوران ہوتا ہے اور اس وقت وہ حمل تین ماہ کا ہے تو عورت کو وضع حمل تک کی مدت (یعنی تقریباً چھ ماہ) بطور عدت گزارنی ہوگی۔ لیکن اگر یہ حمل 8 ماہ کا تھا جب طلاق دی گئی تو حمل کے واقع ہونے کے بعد بھی دو ماہ مزید عدت گزارنی ہوگی۔

بہشت زیور میں مولانا اشرف الحق تھانوی صاحب نے صفحہ نمبر ۲۱۶ کے مسئلہ نمبر ۵ میں عدت کو اس طرح بیان کیا ہے
''اگر کسی کو پیٹ ہے اور اسی زمانہ میں طلاق مل گئی تو بچہ پیدا ہونے تک بیٹھی رہے۔ یہی اسکی عدت ہے جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت ختم ہو گی طلاق ملنے کے بعد تھوڑی دیر میں اگر بچہ پیدا ہو گیا تب بھی عدت ختم۔''

تجویز۔

وضع حمل کے متعلق قران کریم میں جو عدت کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔ اسے اختیار کیا جائے۔

سیکشن ۸:

اس سیکشن کے تحت اگر طلاق کا حق بیوی کو تفویض کر دیا گیا ہے یا فریقین طلاق کے علاوہ کسی اور طریقے سے تنسیخِ نکاح کرنا چاہیں، اس صورت میں بھی سیکشن ۷ کا نفاذ اسی طرح کروایا جائے گا۔

سیکشن ۹:

اس سیکشن میں بیوی کے نان ونفقہ سے متعلق مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر شوہر بیوی کا نان ونفقہ نہ ادا کرے یا ایک سے زائد بیویاں ہونے کی صورت میں ان کا نان ونفقہ انصاف کے تحت ادا نہ کرے تو بیوی یا بیویاں، کسی دیگر قانون کارروائی کے علاوہ، چیئرمین کو ایک درخواست دے سکتی ہے یا سکتیں ہیں۔ درخواست موصول ہونے پر چیئرمین ثالثی کونسل تشکیل دے گا جو کہ معاملے کو طے کرے گی اور ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گی جس میں وہ رقم درج ہوگی کہ جو شوہر، بیوی کو نان ونفقہ کے طور پر ادا کرے گا۔ جو فریق ثالثی کونسل کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو وہ طے شدہ فیس ادا کرنے کے بعد کلکٹر کے پاس Revision کی درخواست داخل کر سکتا ہے۔ کلکٹر کا فیصلہ آخری ہوگا جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔ اگر شوہر نے نان ونفقہ کی رقم ادا نہ کی تو یہ رقم اس کی جائیداد سے وصول کی جائے گی۔

پنجاب اسمبلی نے اس سیکشن میں نابالغ بچوں کا نان ونفقہ بھی شامل کیا ہے۔

وِل فورم کا تبصرہ:

اس سیکشن میں دی گئی ہدایت کو موثر بنایا جائے۔

سیکشن ۱۰:

اس سیکشن کے تحت مہر کو زیرِ بحث لایا گیا ہے یہ ایک قیاسی دفعہ ہے جس میں یہ قیاس کیا گیا ہے کہ اگر مہر کے ادا کرنے کے حوالے سے کوئی تفصیل، نکاح نامہ میں نہ موجود ہو تو یہ ہی سمجھا جائے گا کہ مہر بیوی کے شوہر سے مانگنے پر ادا کیا جائے گا۔

سیکشن ۱۱:

اس سیکشن کے تحت حکومت کو اختیار ہے کہ وہ اس آرڈیننس کو نافذ کرنے کے لیئے قواعد وضوابط تشکیل دے سکتی ہے۔
حکومت قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے کے لیئے ایک ماہ سزائے قید یا دوسو روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں درج کر سکتی ہے۔قواعد وضوابط کی تشہیر سرکاری جریدے کے ذریعے کی جائے گی۔

Amendments/ترامیم

۱۔ Sec 7 کے Sub Sec 2 میں جو سزا رکھی گئی ہے۔ان سزاؤں کو ترمیم کے ذریعے بڑھایا جا سکتا ہے۔
۲۔طلاق کی عدت کے حوالے سے شرعی طور پر موجود مدت کو اس میں ترمیم کے ذریعے شامل کیا جائے۔
۳۔ جہاں نکاح کے لئے ضروی ہے کہ دو گواہان موجود ہوں، اسی طریقے سے طلاق کے وقت بھی دو گواہان کی شمولیت کو لازمی بنایا جائے۔
۴۔ یونین کونسل میں ایک عامل کا ہونا لازمی ہو، وہ علاقے کی جامع مسجد کا پیش امام بھی ہو سکتا ہے۔
۵۔ جب یونین کونسل میں طلاق اور خلع کی اطلاع درج کروائی جائے، تو یونین کونسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے ڈسٹرکٹ کونسل اور نادرا میں درج کروائے۔